# یوم آزادی
# افکار قائداعظمؒ کی روشنی میں

محمد حنیف شاہد

عقیدوں کی جنگ، ایک نئے ملک، ایک نئی حکومت اور ایک نئی قوم کا وجود میں آنا پاکستان خداوندی تحفہ ہے۔ اس تحفہ کی حفاظت ہر پاکستانی مرد اور عورت، بچے، بوڑھے اور جوان پر فرض ہے۔

مملکت خداداد پاکستان کے قیام سے لے کر تادم تحریر ''یوم آزادی'' یا ''یوم استقلال'' کے مبارک اور پر سعید موقع پر دانشور، ادیب، محقق، مورخ اور شعرا اپنی اپنی بساط کے مطابق جشن آزادی کے حوالے سے اظہار خیال کرتے رہے ہیں۔ اخبارات و رسائل خصوصی ایڈیشن شائع کرتے اور ریڈیو ٹیلی ویژن خصوصی پروگرام نشر کرتے رہے ہیں اور انشاء اللہ یہ سلسلہ اس وقت تک جاری و ساری رہے گا جب تک پاکستان قائم اور دائم ہے اور پاکستان بقول بابائے ملت ''قائم رہنے کے لیے بنا ہے اور ہمیشہ قائم رہے گا''۔ اس مبارک موقع پر بانی پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح کو ان کی تاریخ ساز، بے مثل اور بے مثال، سنہری اور شاندار خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا جاتا ہے۔ زیر نظر مضمون ''یوم آزادی افکار قائداعظمؒ کی روشنی میں'' اس لحاظ سے منفرد، یکتا اور اچھوتا ہے کیونکہ آج تک کسی سکالر نے اس موضوع پر قلم نہیں اٹھایا۔ ہمیں خوشی ہے کہ جشن آزادی کے اس مبارک موقع پر یہ سعادت ہمارے حصے میں آئی۔ ہم نہایت فخر وانبساط کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

اصل موضوع کا آغاز کرنے سے پہلے ہم ایک اہم، ضروری اور بنیادی حقیقت کی وضاحت اور نشاندہی ضروری سمجھتے ہیں۔ پروفیسر سٹینلے والپرٹ کا نام علمی و ادبی حلقوں میں جانا پہچانا ہے۔ پروفیسر سٹینلے والپرٹ (۱۹۲۷ء

شعبہ تاریخ کیلیفورنیا یونیورسٹی لاس اینجلس میں جنوبی ایشیا کے امور پر سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے جنوبی ایشیا اور خاص کر برصغیر کی سیاست پر متعدد کتابیں لکھی ہیں۔ جن میں ''ہندوستان کی نئی تاریخ''، ''جنوبی ایشیا میں تصادم کی جڑیں''، ''تلک''، ''گوکھلے'' اور ''جناح آف پاکستان'' بالخصوص قابل ذکر ہیں۔ ان کی بابائے قوم حضرت قائداعظم محمد علی جناح کے بارے میں تصنیف ''جناح آف پاکستان'' ایک مبسوط اور مکمل سوانح حیات ہے جسے بین الاقوامی شہرت حاصل ہوئی ہے۔ بانی پاکستان کے بارے میں انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے موصوف لکھتے ہیں:

> ایسی ہستیاں تو بہت ہی تھوڑی ہیں جنہوں نے اپنے عزم بالجزم سے دنیا کا نقشہ بدل کر رکھ دیا۔ اگر ایک قدم اور آگے بڑھا کر ایسے افراد کی جستجو کریں جنہوں نے اپنی مضبوط قوت ارادی اور اٹل قوت فیصلہ کے بل پر ایک قومی ریاست قائم کر کے دنیا سے اپنی قیادت کا لوہا منوالیا، ہمیں ایک اور صرف ایک نام ملتا ہے یہ اعزاز فقط بانی پاکستان محمد علی جناح کے حصے میں آیا جنہوں نے بیک وقت یہ تینوں کارنامے انجام دے کر تاریخ عالم میں منفرد و یکتا مقام حاصل کیا۔

ہمارے نزدیک پروفیسر سٹینلے والپرٹ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں مترجم اسے کماحقہ پیش نہیں کر سکے، ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اصل انگریزی عبارت ہدیہ قارئین کی جائے تا کہ مرکزی نقطہ اور مرکزی خیال واضح ہو جائے۔

> Few individuals significantly alter the course of history. Fewer still modify the map of the world. Hardly anyone can be credited with creating a nations-state. Mohammad Ali Jinnah did all three.

یہ تو ہے اصل مرکزی خیال جو پروفیسر سٹینلے والپرٹ نے پیش کیا اور ان کی تصنیف ''جناح آف پاکستان'' کی زینت بنا جو آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نیویارک اور لندن سے ۱۹۸۴ء میں شائع ہوئی۔ یہی وہ مرکزی خیال ہے جس کے لیے انہیں کریڈٹ پیش کیا جاتا ہے اور بطور حوالہ تقریروں اور تحریروں میں اس کا چرچا ہے۔ یہ تو تھا تصویر کا ایک رخ جو آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ اب تصویر کا دوسرا رخ آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

۲۶ مارچ ۱۹۴۸ء کو بانیٔ پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح نے چاٹگام میں جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

پاکستان کے حصول اور اس کے لیے جدوجہد بھی ''انسانی عقیدوں کی جنگ'' تھی۔ یہ بے شمار دقتوں اور بے پناہ مشکلات کے باوجود لڑی گئی۔ اسی جدوجہد کے بعد ۱۵، اگست ۱۹۴۷ء (قائداعظم نے ۱۵، اگست تحریر فرمایا ہے، مصنف) کو ''دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت'' وجود میں آئی۔

۱۵، اگست کی ہماری تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس روز ''ایک نئی حکومت'' ہی قائم نہیں ہوئی بلکہ ایک ''نیا ملک بھی بنا'' اور ایک ''نئی قوم'' بھی ابھری۔

یہ امر قابل توجہ اور قابل ذکر ہے کہ بابائے قوم نے جو بات بلکہ حقیقت اپنی زندگی میں چھتیس برس قبل پیش کی (یعنی ۱۹۴۸ء میں) پروفیسر سٹینلے والپرٹ نے اسے ۱۹۸۴ء میں ذرا گھما پھیلا کر اور لفظی ہیر پھیر کے ساتھ پیش کر کے کریڈٹ حاصل کر لیا۔ اسے نہ صرف لفظوں کا ہیر پھیر تصور کیا جائے بلکہ تاریخ یا سن کا بھی! عاقل را اشارہ کافی است!

پاکستان کا منشاء اور مقصود پیش کرتے ہوئے قائداعظم نے ببانگ دہل اعلان فرمایا:

''پاکستان کا منشاء اور مقصود آزادی اور استقلال تک محدود نہیں ہے۔ یہ اس ''اسلامی آئیڈیالوجی'' کا آئینہ دار ہے جو ہمیں ایک بیش بہا ورثے اور سرمایۂ حیات کے طور پر حاصل ہوئی ہے اور جس کے ثمرات سے ''دیگر اقوام'' بھی مستفید ہوں گی''۔

قیامِ پاکستان پر فخر و انبساط اور اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے بابائے قوم نے فرمایا:

''خودمختار پاکستان'' عالم وجود میں آ چکا ہے اور یہ امر میرے لیے باعث اطمینان ہے کہ نیا ملک پرامن طریقے سے ایک قطرہ خون گرائے بغیر حاصل کر لیا گیا۔ اس راہ جو صبر آزما جدوجہد ہوئی اس میں فطری طور پر عوام

الناس میری اعانت کے لیے آگے بڑھے لیکن دانش ور طبقہ آخر میں آیا۔ مجھے اس کامیابی کی تاریخ میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔ میں نے نئی مملکت کے گورنر جنرل کا عہدہ اس لیے قبول کیا کہ مجھے اس بات کا ادراک تھا کہ میں کسی غیر ملکی طاقت کا ایجنٹ نہیں بلکہ عوام کا ایک منتخب نمائندہ ہوں''۔

پاکستان کیسا ہوگا؟ حضرت قائداعظم پاکستان کو کیسا بنانا اور کن خطوط پر اس کی تعمیر کرنا چاہتے تھے، اس ضمن میں آپ نے مجلس دستور ساز پاکستان کا پہلا صدر منتخب ہونے پر ۱۱، اگست ۱۹۴۷ء کو کراچی میں اعلان فرمایا:

''میں ہمیشہ عدل اور انصاف کو مشعل راہ بناؤں گا اور جیسا کہ سیاسی زبان میں کہا جاتا ہے تعصب یا بدنیتی دوسرے لفظوں میں جانبداری اور اقربا پروری کو راہ نہ پانے دوں گا۔ عدل اور مکمل غیر جانبداری میرے رہنما اصول ہوں گے! اور میں یقیناً آپ کی حمایت اور تعاون سے دنیا کی عظیم قوموں کی صف میں پاکستان کو دیکھنے کی امید کر سکتا ہوں''۔

پاکستان براڈ کاسٹنگ سروس کی افتتاحی تقریب پر قوم کے نام پیغام میں ۱۵، اگست ۱۹۴۷ء کو قائداعظم نے فرمایا:

''بے پایاں مسرت اور احساس کے جذبات کے ساتھ میں آپ کو تہنیت کا پیغام دیتا ہوں۔ ۱۵، اگست آزاد اور خود مختار پاکستان کی سالگرہ کا دن ہے۔ یہ مسلم قوم کی منزل مقصود کی علامت ہے۔

نئی مملکت کی تخلیق کی وجہ سے شہریوں پر زبردست ذمہ داری آن پڑی ہے۔ انہیں یہ موقع ملا ہے کہ وہ دنیا کو یہ دکھا سکیں کہ ایک قوم جو بہت سے عناصر پر مشتمل ہے کس طرح امن و آشتی کے ساتھ رہ سکتی ہے اور ذات پات اور عقیدے کی تمیز کے بغیر سارے شہریوں کی بہتری کے لیے کام کر سکتی ہے۔ آج جمعۃ الوداع ہے، رمضان المبارک کا آخری جمعہ، مسرت و انبساط کا دن! ہم سب کے لیے اور اس وسیع و عریض برعظیم اور دنیا کے ہر گوشہ میں جہاں بھی مسلمان ہوں! تمام مساجد میں، ہزاروں کے اجتماعات، رب جلیل کے حضور بڑی عجز و انکساری سے سجدہ ریز ہو جائیں اور اس کی نوازش پیہم اور فیاضی کا شکریہ ادا کریں اور پاکستان کو ایک عظیم ملک اور خود کو اس کے شایان شان شہری بنانے

کے کام میں اس قادرِ مطلق کی ہدایت اور اعانت طلب کریں‘‘۔

قیامِ پاکستان کے فوراً بعد پہلی عید الفطر کے مبارک موقع پر ۱۸، اگست ۱۹۴۷ء کو قوم کے نام بابائے قوم نے فرمایا:

آزاد اور خودمختار پاکستان کے قیام کے بعد یہ ہماری پہلی عید ہے۔ تمام عالمِ اسلام میں یہ یومِ مسرت ہماری قومی مملکت کے قیام کے فوراً بعد نہایت مناسب طور پر آیا ہے، لہٰذا یہ ہم سب کے لیے خصوصی اہمیت اور مسرت کا حامل ہے۔ میں اس مبارک موقع پر تمام مسلمانوں کو خواہ وہ کسی بھی خطۂ ارضی پر ہوں، پرمسرت عید کا ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے یہ عید خوشحالی کا نیا باب وا کرے گی اور اسلامی ثقافت اور تصورات کے احیاء کی جانب پیش قدمی کا آغاز کرے گی۔ میں خدائے قادر و قیوم کے حضور دست بدعا ہوں کہ وہ ہم سب کو اپنے ماضی اور تابناک تاریخ کا اہل بنادے اور ہمیں اتنی طاقت عطا فرمادے کہ ہم پاکستان کو حقیقی معنوں میں جملہ اقوامِ عالم میں ایک عظیم قوم بنا سکیں۔ بلاشبہ ہم نے پاکستان حاصل کرلیا ہے لیکن یہ تو منزل کی طرف ہمارے سفر کا آغاز ہے۔

مقصودِ پاکستان کی وضاحت کرتے ہوئے بانئ پاکستان حضرت قائدِ اعظم محمد علی جناح نے سول، بحری، بری اور فضائی افواج کے افسروں سے خطاب کے دوران ۱۱، اکتوبر ۱۹۴۷ء کو فرمایا:

قیامِ پاکستان اللہ کے فضل و کرم سے آج ایک مسلمہ حقیقت ہے لیکن اپنی مملکت کا قیام دراصل ایک مقصد کے حصول کا ذریعہ ہے بذاتِ خود کوئی مقصد نہیں۔ تصور یہ تھا کہ ہماری ایک مملکت ہونی چاہیے جس میں ہم رہ سکیں اور آزاد افراد کی حیثیت سے سانس لے سکیں جسے ہم اپنی صوابدید اور ثقافت کے مطابق ترقی دے سکیں اور جہاں اسلام کے معاشرتی انصاف کے اصول جاری و ساری ہوں۔ نئی مملکت کے آغازِ تعمیر سے ہی دشواریاں ہمیں ورثے میں ملی ہیں۔۔۔ ہمارے سامنے جس قدر دشوار اور کٹھن کام ہے کیا ہم اس کے سامنے ہمت ہار دیں اور اپنی نورائیدہ مملکت کے دشمن کے ظالمانہ اور بزدلانہ حملے کے آگے گھٹنے ٹیک دیں؟

یہ ہماری بقا کے لیے ایک چیلنج ہے اور اگر ہم ایک قوم کی حیثیت سے زندہ رہنا چاہتے ہیں اور پاکستان کے متعلق اپنے خوابوں کو حقیقت کا روپ دینا چاہتے ہیں تو ہمیں اس مسئلہ کو دو چند لگن اور طاقت کے ساتھ حل کرنا ہوگا۔ ہمارا دشمن ہم سے امید لگائے بیٹھا ہے کیا ہم اس کے ہاتھ میں کٹھ پتلیاں بن جائیں گے اور جلد ہی اس سے رحم کی بھیک مانگنے لگیں گے؟ ہم اپنے دشمن کی سیاہ کاریوں کا مناسب جواب صرف اس طریقے سے دے سکتے ہیں کہ ہم عزمِ صمیم کے ساتھ مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر اپنی مملکت کی تعمیر کریں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں نئی مملکت کے معماروں کی حیثیت سے اپنی اہلیت دکھانے کا ایک شاندار موقع عطا فرمایا ہے۔ اب ہمیں کسی کو یہ کہنے کی اجازت نہیں دینی چاہیے کہ ہم خود کو اس کام کا اہل نہیں ثابت کر سکے۔

میں نے مسلمانوں اور پاکستان کی جو خدمت کی وہ اسلام کے ادنیٰ سپاہی اور خدمت گزار کی حیثیت سے کی ہے۔ اب پاکستان کو دنیا کی عظیم قوم اور ترقی یافتہ ملک بنانے کے لیے آپ میرے ساتھ مل کر جدوجہد کریں۔

میری آرزو ہے کہ پاکستان صحیح معنوں میں ایک ایسی مملکت بن جائے کہ ایک بار پھر دنیا کے سامنے فاروق اعظمؓ کے سنہری دور کی تصویر عملی طور پر کھنچ جائے۔ خدا میری اس آرزو کو پورا کرے، آمین!

پاکستان امیروں، سرمایہ داروں، جاگیرداروں اور نوابوں کی لوٹ کھسوٹ کے لیے نہیں بنایا گیا۔ پاکستان غریبوں کی قربانیوں سے بنا ہے۔ پاکستان غریبوں کا ملک ہے اور اس پر غریبوں ہی کو حکومت کا حق حاصل ہے۔

پاکستان کا اقتصادی نظام اسلام کے غیر فانی اصولوں پر ترتیب دیا جائے گا یعنی ان اصولوں پر جنہوں نے غلاموں کو تخت و تاج کا مالک بنا دیا۔

''پاکستان قائم رہنے کے لیے بنا ہے اور قائم رہے گا''۔ رائٹر کے نمائندے ڈنکن ہوپر سے ملاقات کے دوران ۲۵، اکتوبر ۱۹۴۷ء کو ان خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بانیٔ پاکستان نے فرمایا:

میں اس بات کو بالکل واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ''پاکستان کبھی سپر انداز نہیں ہوگا'' اور کسی شکل اور صورت میں ہتھیار نہیں ڈالے گا اور کسی صورت میں ایک ''مشترکہ مرکز'' کے ساتھ دونوں خودمختار مملکتوں کے آئینی اتحاد پر رضامند نہیں ہوگا۔ پاکستان قائم رہنے کے لیے بنا ہے اور قائم رہے گا۔ ہم دونوں آزاد اور برابر کے خودمختار ملکوں کی حیثیت سے ہندوستان کے ساتھ کوئی مفاہمت یا معاہدہ کر سکتے ہیں جس طرح کہ ہم کسی بھی دوسری قوم کے ساتھ اتحاد، دوستی اور معاہدے کر سکتے ہیں ۔۔۔ اب جب کہ دونوں ریاستوں میں باضابطہ ایک مقدس معاہدے کے تحت ہندوستان کی تقسیم عمل میں آ چکی ہے، ماضی کو دفن کر دینا چاہیے اور یہ عہد کر لینا چاہیے کہ جو کچھ ہوا سو ہوا۔ اب ہم دوست کی طرح رہیں گے۔ ہمسایوں کی حیثیت سے بہت سی چیزیں ایسی ہیں جنہیں ہمیں ایک دوسرے سے لینے کی ضرورت ہوگی اور ہم مختلف انداز سے ایک دوسرے کی اخلاقی، مادی اور سیاسی مدد کر سکتے ہیں اور اس طرح دونوں ریاستوں کا وقار اور رتبہ بلند کر سکتے ہیں۔

میں نے مسلمانوں کو یہ بات سمجھانے کی انتہائی کوشش کی ہے اور مجھے خوشی ہے کہ مجھے اس میں کامیابی بھی ہوئی کہ خواہ کتنا ہی اشتعال کیوں نہ ہو نہ ہم بدلہ لیں گے نہ انتقام۔ ہمارا مذہب بھی یہ حکم دیتا ہے کہ بدلہ یا انتقام نہیں لینا چاہیے۔

منزلِ مقصود ''آزادی'' حاصل کرنے کے حوالے سے پنجاب یونیورسٹی اسٹیڈیم میں عوام سے خطاب میں ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو بابائے قوم نے فرمایا:

ہم نے اپنی منزلِ مقصود ''آزادی'' پا لی ہے اور ایک آزاد، خود مختار اور دنیا کی پانچویں بڑی مملکت ---پاکستان---قائم ہوچکی ہے---میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ حوصلے، خود اعتمادی اور اللہ کی تائید سے کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔

ہم ایک نہایت گہری اور خوب سوچی سمجھی سازش کا شکار ہوئے جس کا ارتکاب کرتے ہوئے دیانتداری، شجاعت اور وقار کے بنیادی اصولوں کا بھی مطلق لحاظ نہیں کیا گیا۔ ہم اس تائید ایزدی کے لیے سراپا شکر گزار ہیں کہ اس نے طاغوتی قوتوں کا مقابلہ کرنے کے لیے ہمیں ہمت و حوصلہ اور ایمان کی قوت عطا کی۔ اگر ہم قرآن کریم سے ہدایت حاصل کرتے رہے تو حتمی فتح، میں پھر سے کہوں گا، ہماری ہوگی۔

کام کی زیادتی سے گھبرایئے نہیں۔ نئی اقوام کی تاریخ میں کئی ایک مثالیں ہیں جنہوں نے محض عزم اور کردار کی قوت کے بل پر اپنی تعمیر کی۔ آپ کی تخلیق ایک جوہر آبدار سے ہوئی ہے اور آپ کسی سے کم بھی نہیں، اوروں کی طرح، اور خود اپنے آباؤ اجداد کی طرح آپ بھی کیوں کامیاب نہ ہوں گے۔ آپ کو صرف اپنے اندر مجاہدانہ جذبے کو پروان چڑھانا ہوگا۔ آپ ایسی قوم ہیں جن کی تاریخ قابل صلاحیت کے حامل کردار اور بلند حوصلہ اشخاص سے بھری ہوئی ہے۔ اپنی روایات پر قائم رہیے اور اس میں عظمت کے ایک اور باب کا اضافہ کیجیے۔ ہر شخص تک میرا یہ پیغام پہنچا دیں کہ وہ یہ عہد کرے کہ وہ ''پاکستان کو اسلام کا قلعہ'' بنانے اور اسے دنیا کی عظیم ترین قوموں کی صف میں شامل کرنے کے لیے بوقتِ ضرورت اپنا سب کچھ قربان کرنے پر آمادہ ہوگا جن کا نصب العین اندرون ملک بھی امن اور بیرون ملک بھی امن ہوتا ہے۔

اپنا حوصلہ بلند رکھیے۔ موت سے نہ ڈریے۔ ہمارا مذہب ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہمیں ہمیشہ موت کا استقبال کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ ہمیں ''پاکستان اور اسلام'' کا وقار بچانے کے لیے اس کا مردانہ وار مقابلہ کرنا چاہیے۔ صحیح مقصد کے حصول کی خاطر ایک مسلمان کے لیے جام شہادت نوش کرنے سے بہتر اور کوئی راہ نجات نہیں۔ اپنا فرض ادا کیجیے اور خدا پر بھروسہ رکھیے۔ اس دنیا میں ایسی کوئی طاقت موجود نہیں جو پاکستان کو مٹا سکے۔ یہ قائم رہنے کے لیے بنا ہے۔ ہمارا عمل دنیا پر یہ ثابت کر رہا ہے کہ ہم حق پر ہیں۔

''پاکستان ایک نوشتۂ تقدیر ہے''۔ اس ان مٹ حقیقت کی وضاحت کرتے ہوئے بانی پاکستان قائداعظم

محمد علی جناح نے ریڈیو پاکستان لاہور سے نشری تقریر میں ۳۰، اکتوبر ۱۹۴۷ء کو ڈنکے کی چوٹ پر اعلان فرمایا:

بلاشبہ ہم نے پاکستان حاصل کرلیا اور وہ بھی بغیر کسی خونریز جنگ کے عملاً اخلاق اور ذہنی قوت کے بل پر پرامن طریقے سے اور قلم کی طاقت کے ذریعہ جو شمشیر کی طاقت سے کسی طرح کم تر نہیں ہوتی۔ اس طرح ہمارا درست مؤقف کامرانی سے ہمکنار ہوا۔

اب پاکستان ایک نوشتۂ تقدیر ہے اور اسے کبھی مٹایا نہیں جا سکے گا۔ اب ہمیں اپنی عظیم قوم اور اپنی خودمختار مملکت کی تنظیم، تعمیرنو اور شیرازہ بندی کے لیے منصوبہ بنانا چاہیے۔ آپ کو معلوم ہے پاکستان دنیا کی سب سے بڑی مسلم مملکت ہے اور دنیا کا پانچویں نمبر پر سب سے بڑا خودمختار ملک ہے۔ اب ہر مسلمان مرد اور عورت کے لیے یہ وقت اور موقع ہے کہ وہ اپنی قوم کی خدمت کے لیے اپنا مکمل اور بہترین کردار ادا کرے۔ سب سے بڑی قربانی پیش کرے اور قومی خدمت کے لیے مسلسل اور بے لوث کام کرے اور پاکستان کو دنیا کی عظیم ترین قوموں کی صف میں شامل کردے۔ بلاشبہ ہمارے پاس جوہر قابل موجود ہے۔ پاکستان کو زبردست وسائل اور امکانات سے نوازا گیا ہے۔ رب العزت نے ہمیں تمام قدرتی دولت سے مالا مال کیا ہے اب یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم اس کو بہترین طور پر کام میں لائیں۔

جوش وجذبہ پیدا کیجیے اور ادائیگی فرض کے لیے حوصلے اور امید کے ساتھ آگے بڑھیے، ہم کامیاب ہوں گے: کیا ہم دل شکستہ ہیں؟ یقیناً نہیں! اسلام کی تاریخ جوانمردی اور حوصلہ وعزم کی مثالوں سے بھری پڑی ہے پس رکاوٹوں، دشواریوں اور مداخلت سے بے نیاز آگے بڑھیے۔۔۔ آپ ''کام، کام اور کام کریں''، ہم یقیناً کامیاب ہوں گے اور اپنا نصب العین یعنی ایمان، اتحاد اور تنظیم کبھی فراموش نہ کیجیے۔

''ہم سب مملکت کے خادم ہیں''۔ سول افسروں کے ضمیر کو جگاتے اور انہیں اس عظیم ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے پر آمادہ کرتے ہوئے ۱۴ فروری، ۱۹۴۸ء کو بابائے ملت نے فرمایا:

آج ہم یہاں بڑے اور چھوٹے کے امتیاز کے بغیر مملکت کے خادموں کی حیثیت سے جمع ہوئے ہیں اور یہ غور کرنے کے لیے کہ اپنے عوام اور ملک کے مفادات کو کس طرح آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔ اعلیٰ ترین سے ادنیٰ ترین تک ہم سب مملکت کے خادم ہیں۔

اب پاکستان ایک خودمختار مملکت ہے۔ مطلق اور بغیر کسی دخل اندازی کے اور پاکستان کی حکومت عوام کے ہاتھوں میں ہے۔۔۔ اگر آپ پاکستان کو قوموں کی برادری میں ایک عظیم ملک بنانا چاہتے ہیں تو آپ کو حتیٰ

الا مکان آسائشوں کو فراموش کر دینا ہوگا اور جو کام بھی آپ کو سونپا گیا ہے اس پر جس قدر آپ سے ممکن ہو سکے زیادہ سے زیادہ وقت اور محنت صرف کریں۔

دیانت اور خلوص سے کام کیجیے اور حکومت پاکستان کے حامی اور وفادار رہیے۔ میں آپ کو یقین دلا سکتا ہوں کہ اس دنیا میں کوئی شے آپ کے اپنے ضمیر سے بڑھ کر نہیں اور ''جب آپ رب ذوالجلال کے حضور پیش ہوں تو آپ یہ کہہ سکیں کہ آپ نے اپنا فریضہ انتہائی احساس وفاداری، دیانت، راست بازی، لگن اور وفا شعاری کے ساتھ سرانجام دیا''۔

''مسلم، آزاد اور خودمختار حکومت'' کے قیام پر فخر انبساط کا اظہار کرتے ہوئے اور ضمناً اپنی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے بابائے قوم نے برملا فرمایا:

میں نے جو کچھ کیا، ''اسلام کے ایک خادم'' کی حیثیت سے اپنا فرض ادا کرنے کی خاطر کیا۔ ہم مسلمان، ایک خدا، ایک کتاب یعنی قرآن حکیم اور ایک رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان رکھتے ہیں۔ پس ہمیں ایک قوم کی حیثیت سے بھی متحد ہو کے رہنا چاہیے۔ آپ کو اس پرانی کہاوت کا علم ہوگا کہ اتحاد میں قوت ہے، اتحاد بقا کا ضامن ہے اور انتشار تباہی کا سبب ہے۔

اب یہ کوئی غیر ملکی حکومت نہیں ہے بلکہ اب یہ ایک مسلم حکومت ہے اور ''مسلم حکمرانی'' ہے جس نے اس عظیم آزاد اور خودمختار مملکت پاکستان کی زمام اقتدار تھام رکھی ہے۔ اب یہ ہر مسلمان کا فرض ہے ''آپ کا بھی'' اور ''میرا بھی'' اور ہر پاکستانی کا کہ ہم نے جو مملکت قائم کی ہے، اسے زندگی کے ہر شعبے میں تقویت بخشی جائے اور اسے سب لوگوں بالخصوص غریبوں اور حاجت مندوں کے لیے خوش حال اور شادماں بنا دیا جائے۔

عقیدوں کی جنگ، ایک نئے ملک، ایک نئی حکومت اور ایک نئی قوم کے وجود اور قیام کے حوالے سے بانی پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح نے ٢٦، مارچ ١٩٤٨ء کو اعلان فرمایا:

آپ میرے جذبات کی اور لاکھوں مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہیں جب آپ یہ کہتے ہیں کہ پاکستان کی ''قطعی اساس معاشرتی انصاف'' اور ''اسلامی سوشلزم'' پر ہونی چاہیے جو مساوات اور انسانی اخوت پر زور دیتا ہے۔ اسی طرح جب آپ سب کے لیے مساوی مواقع کی طلب اور تمنا کرتے ہیں تو آپ میرے خیالات کی ترجمانی کرتے ہیں۔ ترقی کے یہ ہدف پاکستان میں متنازعہ نہیں کیونکہ ہم نے اسی لیے تو پاکستان کا

مطالبہ کیا، اس کے لیے جدوجہد کی اور اسے حاصل کیا تاکہ مادی طور پر اور روحانی طور پر آزادی کے ساتھ اپنی روایات اور مزاج کے مطابق اپنے معاملات چلا سکیں۔ انسانی اخوت، مساوات اور بھائی چارہ ہمارے مذہب، ثقافت اور تہذیب کے بنیادی نکات ہیں اور ہم نے پاکستان کے لیے جدوجہد اس لیے کی کہ اس برصغیر میں ان انسانی حقوق کے استحصال کا خطرہ لاحق تھا۔ ہم نے ان عظیم تصورات کی تمنا اس لیے کی کیونکہ ہم صدیوں سے دوہرے غلبے کے زیر اثر تھے۔ ایک بیرونی حکمرانوں کا اور دوسرا ذات پات کے اسیر معاشرتی نظام کا۔ یہ تسلط دوسو برس سے زیادہ جاری رہا تا آنکہ ہم نے یہ محسوس کر لیا کہ اس کا آخر کار مطلب یہ ہوگا کہ مسلمان انفرادی اعتبار سے انسانوں کی حیثیت سے اجتماعی طور پر ایک قوم کی حیثیت سے معدوم ہو جائیں گے۔ میں پرزور طریقے سے اس امر کا اعادہ کرتا ہوں کہ پاکستان کا قیام اس لیے ممکن ہوا کہ ذات پات کی اساس پر استوار معاشرے میں روح انسانی کے یکسر معدوم ہو جانے کا خطرہ موجود تھا۔

''پاکستان کے حصول'' اور اس کے لیے جدوجہد بھی ''انسانی عقیدوں کی جنگ'' تھی۔ یہ بے شمار دقتوں اور بے پناہ مشکلات کے باوجود لڑی گئی اسی جدوجہد کے بعد ۱۵، اگست ۱۹۴۷ء کو ''دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت'' وجود میں آئی۔ ۱۵، اگست (قائداعظم نے ۱۵، اگست ہی استعمال فرمایا ہے۔ مصنف) ہماری تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس روز ''ایک نئی حکومت'' ہی قائم نہیں ہوئی بلکہ ایک ''نیا ملک'' بھی بنا اور ایک ''نئی قوم'' بھی ابھری۔

پاکستان قائم رہنے کے لیے بنا ہے اس زندہ جاوید حقیقت کا اعادہ کرتے ہوئے ڈھاکہ میں ایک جلسۂ عام سے خطاب میں حضرت قائداعظم محمد علی جناح نے فرمایا:

ہمارے دشمنوں نے یہ آس لگا رکھی تھی کہ پاکستان کو ایام طفولیت ہی میں مار دیا جائے اس کے برعکس پاکستان پہلے کے مقابلہ میں کامیاب وکامران اور مضبوط تر ہو کر ابھرا ہے۔ یہ قائم رہنے کے لیے اور وہ کردار ادا کرنے کے لیے جو اس کا مقدر ہے، معرض وجود میں آیا ہے۔

پاکستان کی پہلی سالگرہ پر قوم کے نام الوداعی پیغام میں بابائے ملت نے ۱۴، اگست ۱۹۴۸ء کو فرمایا:

آج ہم اپنی آزادی کی پہلی سالگرہ منا رہے ہیں۔ ایک سال قبل مکمل اقتدار پاکستان کے عوام کو منتقل کیا گیا اور حکومت پاکستان نے تصرف شدہ موجودہ آئین کے تحت کاروبار مملکت سنبھال لیے۔ یہ سال ہم نے حوصلے، عزم اور ذہانت کے ساتھ گزارا ہے۔ دشمنوں کے حملوں کو پسپا کرنے کے ضمن میں۔۔۔ بالخصوص نسل کشی کی

پہلے سے سوچی سمجھی سازش کچلنے کے سلسلے میں ہماری کامیابیوں کا ریکارڈ حیرت انگیز رہا اور ہم اندرون ملک حقیقی تعمیری کام میں مصروف رہے۔ ہمارا تعمیری اور فلاحی کام کا نتیجہ ہمارے بہترین دوستوں کی توقعات سے بہت بڑھ کر ظاہر ہوا۔۔۔ہم نے پہلے سال کے پروگرام کو روبہ عمل لانے کے لیے جو بھی کوشش کی ہمیں ان کی طرف سے تحمل اور تائید حقیقی حاصل ہوئی۔

یاد رکھیے کہ قیام پاکستان ایک ایسی حقیقت ہے جس کی تاریخ عالم میں نظیر نہیں ملتی۔ تاریخ عالم کی عظیم ترین مسلم مملکتوں میں اس کا شمار ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ اس کو اپنا شاندار کردار ادا کرنا ہے۔ صرف شرط یہ ہے کہ ہم دیانتداری، خلوص اور بے غرضی سے پاکستان کی خدمت کرتے رہیں۔ مجھے اپنی قوم پر اعتماد ہے کہ وہ ہر موقع پر خود کو اپنے ماضی کی اسلامی تاریخ، عظمت اور روایات کا امین ثابت کرے گی۔

نئی مملکت کا عین اس کے قیام کے وقت دیگر کئی طریقوں سے گلا گھونٹنے کی کوششوں سے مایوس ہو جانے کے بعد ہمارے دشمن یہ آس لگائے بیٹھے ہیں کہ وہ معاشی حربوں سے اپنا دلی مقصد حاصل کر لیں گے۔ تعصب اور بدنیتی کی بنیاد پر گھڑے گئے طول طویل دلائل سے لیس ہو کر وہ یہ پیش گوئی کر بیٹھے کہ ''پاکستان دیوالیہ ہو جائے گا'' اور جو کچھ دشمن آتش و آہن سے نہ چھین سکا وہ مملکت کی تباہ حال معیشت سے اسے حاصل ہو جائے گا لیکن ''بدی کے یہ دیوتا'' رسوا ہو کر رہ گئے ہیں۔ ہمارا پہلا میزانیہ فاضل تھا۔ تجارت میں ادائیگیوں کا توازن ہمارے موافق رہا اور معیشت کے شعبے میں بتدریج ہمہ جہت ترقی ظاہر ہوئی۔ قدرت نے آپ کو ہر چیز عطا کی ہے۔ آپ کے پاس غیر محدود وسائل موجود ہیں۔ آپ کی مملکت کی بنیاد رکھی جا چکی ہے۔ اب اس کی تعمیر آپ کا کام ہے۔ پس تعمیر کیجیے جس قدر جلد اور جتنی عمدگی سے آپ کر سکیں آگے بڑھیے میں آپ کی کامیابی کے لیے دعا کرتا ہوں۔ ''پاکستان زندہ باد''

زمین کی خلافت اور اپنی ذمہ داری کی تکمیل کے ضمن میں اظہار خیال کرتے ہوئے بانی پاکستان حضرت قائد اعظم محمد علی جناح نے فرمایا:

میں مسلمانوں سے کبھی مایوس نہیں ہوا۔ اسلام کی تعلیمات میں مایوسی کا لفظ نہیں۔ خدا ہمیشہ ان قوموں کو آزمائشوں میں ڈالتا ہے جنہیں وہ زمین کی خلافت سونپا کرتا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ دو صدیوں کی دوہری غلامی نے مسلمانوں کے دماغوں کو ماؤف کر دیا ہے۔ ابھی انہیں یہ احساس نہیں ہوا کہ وہ اب آزاد ہیں۔ جب بھی مسلمانوں میں یہ احساس پیدا ہو گیا اور وہ محسوس کرنے لگے کہ وہ آزاد ہو چکے ہیں تو اس کے بعد پاکستان

کے عظیم ملک بننے میں کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہے گی۔

گو "میں آپ میں موجود نہیں ہوں گا"۔ لیکن آپ دیکھ لیں گے کہ پاکستان چند سال ہی میں دنیا کا عظیم ترین ملک بن جائے گا اور اس کی ترقی اور طاقت دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دے گی اور دنیا کا ہر ملک اور قوم اس کی دوستی کے خواہاں ہوں گے۔

قدرت حالات کے مطابق ایسا آدمی پیدا کر دیا کرتی ہے جس کی وقت اور حالات کو ضرورت ہوتی ہے۔ انشاء اللہ "قدرت تمہیں مجھ سے زیادہ عقیل اور ذہین رہنما عطا کرے گی" جو کشتی امت مرحوم کو مشکلات کے بھنور سے نکال کر ساحل مراد تک کامیابی سے پہنچا دے گا۔

قوم نے جو کام میرے سپرد کیا تھا اور "قدرت نے جس فریضہ کے لیے مجھے مقرر کیا تھا" وہ اب پورا ہو چکا ہے۔ پاکستان بن گیا ہے اور اس کی بنیادیں مضبوط ہیں۔ اب یہ قوم کا کام ہے کہ وہ اسے ناقابل تسخیر اور ترقی یافتہ ملک بنا دے۔ آٹھ سال تک مجھے قوم کے اعتماد اور تعاون پر۔۔۔ تنہا۔۔۔ دو عیار اور مضبوط دشمنوں سے لڑنا پڑا ہے۔ میں نے خدا کے بھروسہ پر انتھک کوشش اور مسلسل محنت کی ہے اور "اپنے جسم کے خون کا آخری قطرہ تک تعمیر پاکستان کے لیے صرف کر دیا ہے"۔ اب میں تھک گیا ہوں، آرام چاہتا ہوں۔ اب مجھے اپنا فرض ادا کر چکنے کے بعد زندگی سے کوئی دلچسپی نہیں رہی۔

پاکستان خداوندی تحفہ ہے اور اس تحفہ کی حفاظت ہر پاکستانی کا فرض ہے۔ اس حقیقت کا انکشاف کرتے ہوئے بابائے قوم حضرت قائداعظم محمد علی جناح نے وفات سے کچھ عرصہ پہلے فرمایا:

یہ مشیت ایزدی ہے۔ یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا "روحانی فیضان" ہے کہ جس قوم کو برطانوی سامراج اور ہندو سرمایہ دار نے "قرطاس ہند" سے حرف غلط کی طرح مٹانے کی سازش کر رکھی تھی، آج وہ قوم آزاد اور خود مختار ہے، اس کا اپنا ملک ہے، اپنا جھنڈا ہے، اپنی حکومت اور اپنا سکہ، اپنا آئین اور اپنا دستور ہے۔ کیا کسی قوم پر اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا اور کوئی انعام ہو سکتا ہے؟ یہی وہ "خلافت" ہے جس کا وعدہ اللہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تھا کہ اگر تیری امت نے صراط مستقیم کو اپنے لیے منتخب کر لیا تو ہم اسے "زمین کی بادشاہت" دیں گے۔ اللہ کے اس انعام عظیم کی حفاظت اب مسلمانوں کا فرض ہے۔ "پاکستان خداوندی تحفہ ہے" اور اس تحفہ کی حفاظت ہر پاکستانی مرد اور عورت، بچے اور بوڑھے اور جوان پر فرض ہے۔